نوٹ: یہ موضوع (جمعہ کے خطبات: درس نمبر 01) پر مبنی ہے۔ سبق لسانی اور غلط بیانی کو درست کر دیا گیا ہے۔ اور قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو آگاہ ضرور کریں اور اس خیر عمل میں شامل ہو جائیں وجزاکم اللہ خیرا۔

اللہ تعالی پر ایمان

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ﴾

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق و مغرب (کو قبلہ سمجھ کران) کی طرف منہ کرلو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائیں (البقرۃ: 177)

جب جبرائیل (علیہ السلام) نے نبی (ﷺ) سے سوال کیا کہ ایمان کیا ہے، تو نبی (ﷺ) نے فرمایا:

أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ

کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت پر، اور تقدیر پر ایمان رکھو چاہے اچھی ہو یا بری۔ (مسلم)

یہ تو ہم نے جان لیا کہ کلمہ شہادت کا ترجمہ اس کا مفہوم، ارکان، اور تقاضے کیا ہیں۔ بعض ایسی چیزیں ہیں جو کلمہ شہادت کی تکمیل کرتی ہیں ان کا جاننا بھی ضروری ہے۔ ارکان ایمان میں سے اگر کسی ایک رکن پر بھی ایمان نہیں ہے تو کلمہ شہادت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ ارکان ایمان میں سے سب سے پہلا رکن اللہ تعالی پر ایمان ہے۔ اس کے چار جز ہیں اور سب پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

1) اللہ تعالی موجود ہے:

اس پر کسی نے جھگڑا نہیں کیا۔ اس میں ضرور اختلاف ہوا ہے کہ پیدا کرنے والا کون ہے۔ لیکن کوئی بھی عقل والا انسان یہ انکار نہیں کر سکتا کہ کوئی ذات ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے۔ اور جو ذات پیدا کرنے والی ہے وہ موجود ہے۔

﴿أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ﴾

کیا یہ کسی کے پیدا کئے بغیر ہی پیدا ہو گئے ہیں یا یہ خود پیدا کرنے والے ہیں۔

(الطور:35)

ہر انسان جانتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو پیدا نہیں کر سکتا، تو پھر پیدا کس نے کیا، ماں باپ نے؟ ماں باپ سبب ہیں پیدا کرنے کے لیے، بذات خود پیدا کرنے والے نہیں ہیں۔

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿٥٨﴾ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿٥٩﴾﴾

دیکھو تو کہ جس (نطفے) کو تم (عورتوں کے رحم میں) ڈالتے ہو کیا تم اس (سے انسان) کو بناتے ہو یا ہم بناتے ہیں؟ (الوقعہ: 58-59)

2) اللہ تعالی واحد رب ہے:

رب کا مطلب ہے خالق، مالک، اور تدبیر کرنے والا، نفع و نقصان کا مالک ہے۔ یہ تمام صفات اللہ تعالی کا حق ہیں اور ان میں سے ایک بھی صفت کسی اور کو دینا کفر ہے، دائرہ اسلام سے خارج کرنے والا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی ربوبیت کا حق کسی کو نہیں دیا، کسی مقرب فرشتے کو اور نہ ہی کسی پیارے نبی کو۔ اپنا یہ حق اللہ تعالی نے اپنے سب سے پیارے نبی (ﷺ) کو بھی نہیں دیا۔ اگر نبی (ﷺ) کو یہ حق اللہ تعالی نے دیا ہوتا تو نبی (ﷺ) اپنی سب سے پیاری بیوی عائشہ (رضی اللہ عنھا) کو اولاد نہ عطا فرما دیتے؟ کنیت تو دی ام عبد اللہ کی لیکن بیٹا نہ دے سکے۔ یہ کمزور اور ضعیف انسان اپنا حق کسی اور کو نہیں دیتا۔

3) اللہ تعالی واحد سچا معبود ہے :

جتنی بھی عبادات ہیں وہ سب اللہ تعالی کے لیے ہیں کسی اور ذات کے لیے نہیں ہیں۔ جس نے کوئی ایک بھی عبادت کسی دوسرے کے لیے صرف کی اس نے شرک فی العبادہ کیا۔ دعا، قربانی اور نذر و نیاز یہ سب عبادات ہیں۔

﴿قُلۡ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحۡيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ﴾

(یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔ (انعام: 162)

نماز اور قربانی کو اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ایک سے زیادہ جگہ پر ذکر کیا ہے۔ تاکہ مسلمان یہ جان لے نماز عبادت ہے تو قربانی بھی عبادت ہے۔اکثر مقامات پر عبادت کی جگہ دعا کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ انسان جان لے کہ دعا اور پکار بھی عبادت ہے۔ اور عبادت کا حق صرف اور صرف اللہ تعالی کا ہے اور کسی کا نہیں۔ہر چیز پیدا کرنے والے نے عطا کی لیکن شکر کسی اور کا ادا کریں؟ ایک حدیث میں ہے نبی (ﷺ) فرماتے ہیں، حدیث قدسی میں اللہ تعالی فرماتے ہیں: جن وانس ایک عظیم خبر میں ہیں۔ پیدا میں کرتا ہوں اور عبادت کسی اور کی کی جاتی ہے۔ نعمتیں میں نازل کرتا ہوں شکر کسی اور کا کیا جاتا ہے۔ عبادت کا مطلب ہے ذلت اور انکساری کے ساتھ سر کو جھکا دینا۔اللہ تعالی نے اس انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اس شرف والے

انسان کا سر جھکے گا تو ایک ہی عظیم ذات کے سامنے، اور وہ ذات اللہ تعالی کی ہے۔ اگر کسی اور کے سامنے یہ سجدہ ہو گیا تو یہ شرک ہے، ذلت اور رسوائی کا رآستہ ہے۔

4) اللہ تعالی کے نام اور صفات

اللہ تعالی کے پیارے نام اور صفات الکمال ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی کے شایان شان ہے۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾

اور اللہ کے سب نام اچھے ہی ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو (الاعراف: 180)

یہ نام اور صفات کون سی ہیں، ان کو جاننا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور جس نے اللہ تعالی کے ناموں اور صفات کا انکار کیا وہ مسلمان نہیں۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢﴾

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہے جو تمام مخلوقات کا رب ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا۔ (الفاتحۃ: 1-2)

یہ حقیر اور کمزور انسان کہتا ہے کہ اللہ تعالی نہ رحمٰن ہے نہ رحیم ہے۔ شیاطین جن و انس نے مل کر اس مسلمان پر حملہ کیا حس نے کلمہ پڑھا ہے۔ نشانہ دل کو بنایا جہاں عقیدۃ کی بنیاد ہوتی ہے۔ مختلف فرقے نکلے، جہمی نے کہا کوئی نام اور کوئی صفت نہیں۔

معتزلی نے کہا نام تو ہیں صفت کوئی نہیں۔ اشعری نے کہا نام بھی ہیں اور صفات بھی ہیں لیکن صفات صرف سات ہیں باقی نہیں مانتے۔ وہ کہتے ہیں اگر نام اور صفات اللہ تعالی کے لیے ثابت کر دیں تو مخلوق کے بھی نام اور صفات ہیں تو دونوں برابر ہو جاتے ہیں۔ یہ جائز نہیں حرام ہے۔ جب خالق اور مخلوق وجود میں ایک جیسے نہیں ہیں تو اسماء و صفات میں ایک جیسے کیسے ہو سکتے ہیں۔